بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت کی ایک نماز کا ثواب "تین کروڑ پینتیس لاکھ چوّن ہزار چار سو بتیس" درجہ کیسے بنتا ہے؟

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فضائل اعمال کی ایک عبارت پہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ تبلیغ والے اپنے بیان میں یہ کہتے ہیں کہ "جماعت کی ایک نماز کا ثواب **"تین کروڑ پینتیس لاکھ چوّن ہزار چار سو بتیس"** درجہ ہے"۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے یہ بات کس بنیاد پر لکھ دی ہے؟ اس کی وضاحت مطلوب ہے۔

سائل: **صفی اللہ۔ نیپال**

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ:

اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ ایک نماز کا ثواب جو "دوگنا" مل سکتا ہے وہ 25 مرتبہ تک "دوگنا" ہو سکتا ہے۔ مثلاً: 2 یہ ایک مرتبہ "دوگنا" ہے، 4 یہ دو مرتبہ "دوگنا" ہے، 8 یہ تین مرتبہ "دوگنا" ہے، 16 یہ چار مرتبہ "دوگنا" ہے، 32 یہ پانچ مرتبہ "دوگنا" ہے اور 64 یہ چھ مرتبہ "دوگنا" ہے۔ اسی طرح 25 مرتبہ تک جب "دوگنا" کیا جائے تو وہ ٹوٹل **"تین کروڑ پینتیس لاکھ چوّن ہزار چار سو بتیس"** بنتا ہے۔

نقشہِ تفہیم یہ ہے:

1, 2, 4, 8, 16, 32, 64, 128, 256, 512, 1024, 2048, 4096, 8192, 16384, 32768, 65536, 131072, 262144, 524288, 1048576, 2097152, 4194304, 8388608, 16777216, **33554432**

ریاضی کی اصطلاح میں اسے یوں تعبیر کرتے ہیں:

$(2)^{25}$ یعنی 2 کی پاور 25۔ اس کا حاصل جواب یہی **33554432 ("تین کروڑ پینتیس لاکھ چوّن ہزار چار سو بتیس")** آتا ہے۔

اس فارمولہ کا حاصل یہ ہے کہ ہر عدد کو 25 مرتبہ تک "ڈبل" (دوگنا) کیا جائے، جیسے 1 کو "ڈبل" کیا تو 2 بنا، پھر 2 کو "ڈبل" کیا تو 4 بنا، 4 کو "ڈبل" کیا تو 8 بنا، 8 کو "ڈبل" کیا تو 16 بنا، 16 کو "ڈبل" کیا تو 32 بنا، 32 کو "ڈبل" کیا تو 64 بنا، 64 کو "ڈبل" کیا تو 128 بنا۔ اسی طرح چلتے جائیں اور یہ عمل 25 مرتبہ دوہرائیں تو مطلوبہ جواب جو حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے، وہ حاصل ہو جاتا ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے یہ عبارت **"اس صورت میں جماعت کی ایک نماز کا ثواب "تین کروڑ پینتیس لاکھ چوّن ہزار چار سو بتیس "درجہ ہوا"** حدیث مبارک کے جملہ **"خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ ضِعْفًا"** کی بنیاد پر ریاضی کے فارمولہ $(2)^{25}$ **یعنی 2 کی پاور 25** کے تحت تحریر فرمائی ہے، جو کہ آپ رحمہ اللہ کی غیر معمولی ذہانت اور بے پناہ فہم کی دلیل ہے۔ اس اس عبارت پر کوئی بھی اعتراض والی بات نہیں۔

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی درج بالا عبارت پر اعتراض عموماً وہ شخص کرتا ہے جو حدیث مبارک کے جملہ **"خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ ضِعْفًا"** کی صحیح مراد سمجھنے سے عاجز اور ریاضی کے فارمولہ $(2)^{25}$ کے درست استعمال سے نابلد ہو۔

واللہ اعلم بالصواب

10-ذوالحج 1445ھ

17-جون 2024ء